بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنرل پرویز مشرف کا دورِ اقتدار

سیاسی، نظریاتی اور آئینی کشمکش کا ایک جائزہ

ابو عمار
زاہد الراشدی

الشریعہ اکادمی
گوجرانوالہ، پاکستان
www.alsharia.org

جملہ حقوق محفوظ

کتاب : جنرل پرویز مشرف کا دورِ اقتدار
مصنف : ابوعمار زاہد الراشدی
مرتب : محمد عمار خان ناصر
ناشر : الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، گوجرانوالہ
اشاعت : جولائی ۲۰۰۸ء

فہرست

o پیش لفظ ۹

☆ ۱۲/اکتوبر کا 'فوجی انقلاب' پاکستانی سیاست کے پس منظر میں

o میاں نواز شریف کی خدمت کمیٹیاں اور نازی پارٹی ۱۳

o میاں شریف کے لیے ایک قابل غور نکتہ ۱۷

o اقتدار کے لیے مختلف طبقات کی کشمکش ۲۱

o دستور کو چھیڑنا خطرناک ہوگا ۲۵

o ریفرنڈم کی دلدل ۲۹

o جنرل مشرف کی مجوزہ سیاسی اصلاحات ۳۳

☆ پاکستان، اسلام اور امت مسلمہ: پرویز حکومت کی ترجیحات

o عالمی طاقتوں کا ایجنڈا اور جنرل مشرف کا امتحان ۳۹

o صدر مشرف کی گوادر ڈپلومیسی ۴۳

o پاک بھارت تعلقات اور بین الاقوامی سیاست ۴۷

o ''سب سے پہلے پاکستان''؟ ۵۱

o کیا جنرل مشرف اس پیغام کو سمجھنے کی زحمت کریں گے؟ ۵۷

o جنرل پرویز مشرف کا دورۂ امریکہ: چند گزارشات ۶۱

o عالمی یہودی کانگرس سے صدر مشرف کا خطاب ۶۷

o پاکستانی اور اسرائیلی وزرائے خارجہ کی ملاقات ۷۱

☆ دہشت گردی کے خلاف جنگ اور پاک امریکہ تعلقات

o امریکی ایجنڈا اور جنرل پرویز مشرف ۷۹

o سلیم خان کے ساتھ پاکستانی حکومت کا شرم ناک سلوک ۸۳

o امریکی دوستی اور پاکستانی حکمرانوں کی خودفریبی ۸۷

o جہاد، دہشت گردی اور جہادی تحریکات ۹۱

o امریکہ کے ساتھ تعاون کے حق میں صدر مشرف کا استدلال ۹۷
o امریکی عزائم اور پاکستان کا کردار ۱۰۱
o افغانستان کی صورت حال پر ایک پینل انٹرویو ۱۰۹
o وہی قاتل، وہی مخبر، وہی منصف ٹھہرے ۱۱۳
o امریکہ کے ساتھ تعاون اور وزیر داخلہ کا اعتراف ۱۱۷
o پاک فوج صومالیہ کے بعد اب عراق میں ۱۲۱
o دینی قیادت کی آواز بھی سنی جائے! ۱۲۵
o امریکی مفادات اور اسلام آباد کی کمٹمنٹ ۱۳۱

☆ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا کیس

o یورپ کا عالم اسلام کے خلاف معاندانہ رویہ کیوں؟ ۱۳۹
o ایٹمی سائنسدانوں کی ڈی بریفنگ: چند گزارشات ۱۴۵
o دشمن کو بھی اس کے جرائم یاد دلاتے رہیں ۱۵۱
o مغرب کے سامنے صرف سپر اندازی کا مشورہ کیوں؟ ۱۵۷

☆ مملکت کا نظریاتی تشخص اور پرویز حکومت کے اقدامات

o مصطفیٰ کمال اتاترک اور ان کی قومی خدمات ۱۶۵
o صدر پرویز مشرف کے دس سوالات کا جائزہ ۱۷۱
o ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' یا ''پاکستان'' ۱۷۷
o آئین کی معطلی اور دستور کی اسلامی دفعات ۱۸۱
o نیا قانونی سیٹ اپ اور آئین کی اسلامی دفعات ۱۸۵
o کیا اسلامی نظام صرف مولویوں کا مسئلہ ہے؟ ۱۸۹
o پاکستان ''آئیڈیل ازم'' کے لیے بنا ہے ۱۹۳
o اتاترک کی تقلید سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ۱۹۷
o پاکستان کا نظریاتی تشخص اور صدر مشرف کی وضاحت ۲۰۱
o ایل ایف او اور متحدہ مجلس عمل کی شرائط ۲۰۵
o جنرل مشرف سے قادیانیوں کی توقعات ۲۱۱
o قادیانیت ہدف کیوں؟ ۲۱۷
o آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے مطالبات ۲۲۱

- o پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کی خبر ۲۲۵
- o پاسپورٹ کا مسئلہ اور آل پارٹیز کانفرنس ۲۳۱
- o پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور ختم نبوت کانفرنس ۲۳۵
- o 'حدود آرڈیننس' میں ترامیم کا پس منظر ۲۴۱
- o تحفظ نسواں بل اور دینی حلقے ۲۵۱

☆ داخلی پالیسیاں: چند اہم پہلو

- o ٹیکس وصولی کا نیا نظام اور عوامی رجحانات ۲۵۹
- o مولانا محمد اکرم اعوان کا پرویز مشرف کے نام خط ۲۶۳
- o آئی ایم ایف کی چھری اور سرکاری ملازمین کی گردن ۲۶۷
- o جنرل صاحب! ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' ۲۷۱
- o حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ پر ایک نظر ۲۷۵
- o حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ اور جنرل مشرف سے دو سوال ۲۷۹
- o وزیر داخلہ کی سفارشات اور حقیقت حال ۲۸۵
- o مولانا حافظ سعید کی گمشدگی اور حکومتی ذمہ داری ۲۸۹
- o اطاعت امیر درست، مگر کن حالات میں! ۲۹۳
- o حکومتی اعلان کے بغیر جہاد کی شرعی حیثیت ۲۹۹
- o پاکستانی خواتین کے حقوق اور صدر مشرف ۳۰۵
- o نواب محمد اکبر بگٹی کا قتل ۳۱۱

☆ پرویز حکومت اور دینی مدارس

- o دینی مدارس اور جدید سائنسی علوم ۳۱۹
- o دینی مدارس کا نظام اور جنرل مشرف کے خیالات ۳۲۵
- o دینی مدارس اور حکومتی اقدامات ۳۲۹
- o مدرسہ آرڈیننس کے مضمرات ۳۳۳
- o دینی مدارس اور قومی دھارا ۳۳۹
- o مدارس آرڈیننس نافذ کرنے کا نیا سرکاری پروگرام ۳۴۵
- o وفاق المدارس العربیہ کا کنونشن ۳۵۱
- o دینی مدارس کی اسناد کا مسئلہ ۳۵۷

o دینی مدارس کے حوالے سے چار اہم خبریں ۳۶۱

☆ **عصری تعلیم اور بین الاقوامی مطالبات**

o اشاعتی اداروں سے منسلک مزدوروں کے معاشی قتل کی منصوبہ بندی ۳۶۷

o عالمی طاقتیں اور نصاب تعلیم ۳۷۱

o میٹرک کا نصاب اور سورہ توبہ ۳۷۵

o تعلیمی نظام کی سیکولرائزیشن کا ایجنڈا ۳۷۹

o تعلیمی نظام اور بین الاقوامی مطالبات ۳۸۱

o تعلیمی نصاب میں اصلاحات کی نئی بحث ۳۸۷

o نصاب میں تبدیلی اور آغا خان فاؤنڈیشن ۳۹۳

o قومی نظام تعلیم اور آغا خان تعلیمی بورڈ ۳۹۹

o ''دی لیڈر'' اور قومی نصاب کمیٹی ۴۰۳

o سرکاری نظام تعلیم اور دینی نصاب ۴۰۷

☆ **جامعہ حفصہ کا سانحہ**

o ''غیر قانونی'' مساجد کو مسمار کرنے کا مسئلہ ۴۱۵

o جامعہ حفصہ کی طالبات کی جدوجہد۔ چند سوالات ۴۲۱

o جامعہ حفصہ کا مسئلہ اور دینی مدارس کا مستقبل ۴۲۵

o مذاکرات کی کہانی ۴۲۹

o مذاکرات کی ناکامی کے بعد کیا ہوا؟ ۴۴۹

o لال مسجد کا سانحہ اور ہماری ذمہ داریاں ۴۵۳

o سپریم کورٹ میں وفاق المدارس کی آئینی درخواست ۴۵۷

o جامعہ حفصہ کا سانحہ: کچھ پس پردہ حقائق ۴۶۳

☆ **مذہبی شدت پسندی: اسباب وعوامل**

o مذہبی شدت پسندی، حکومت اور دینی سیاسی جماعتیں ۴۷۱

o جامعہ حفصہ کی تعمیر نو اور ''تحریک طالبان'' ۴۷۷

o تحریک نفاذ شریعت اور نظام عدل ریگولیشن ۴۸۱

o مولانا صوفی محمد کی رہائی اور نفاذ شریعت کی جدوجہد ۴۸۶

☆ **عدالتی بحران اور وکلاء کی تحریک**

o اسٹیل ملز کیس پر عدالت عظمیٰ کا فیصلہ ۴۹۳
o پاکستان اسٹیل ملز اور عدالت عظمیٰ ۴۹۹
o فیصلے سے قبل ہی سزا ۵۰۵
o نظریہ ضرورت اور ایڈ ہاک ازم کا خاتمہ ضروری ہے ۵۰۹
o عدالتی بحران اور وکلاء برادری کی جدوجہد ۵۱۳
o جسٹس افتخار محمد چودھری کا تاریخی خطاب ۵۱۷
o چیف جسٹس کی بحالی اور قوم کی توقعات ۵۲۳
o وکلاء تحریک کے قائدین کی خدمت میں چند معروضات ۵۲۷
o اکابر علمائے کرام کا مشترکہ اعلامیہ ۵۳۱
o عدلیہ کی بحالی اور دستور وقانون کی بالادستی ۵۳۷
o عدلیہ کی بحالی اور اسلام کی بالادستی ۵۴۱
o وکلاء اور علماء کے مابین ایک ملاقات کا احوال ۵۴۷

☆ **جمہوری قوتیں، انتخابات اور نئی حکومت**

o اسلام، جمہوریت اور پاکستانی سیاست ۵۵۳
o محترمہ بے نظیر بھٹو کا المناک قتل ۵۵۷
o بلاول بھٹو زرداری سے چند گزارشات ۵۶۱
o عام انتخابات کے نتائج اور متحدہ مجلس عمل ۵۶۷
o نئے وزیر اعظم کو درپیش چیلنج ۵۷۳
o ججوں کی بحالی اور جامعہ حفصہ کا مسئلہ ۵۷۹
o وکلاء تحریک اور مذہبی جماعتیں ۵۸۳
o جامعہ حفصہ کے حل طلب معاملات ۵۸۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ تبارک و تعالیٰ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین۔

جنرل پرویز مشرف کا دورِ اقتدار اس لحاظ سے منفرد اور امتیازی حیثیت رکھتا ہے کہ انھوں نے اپنے اہداف اور پروگرام کو ڈپلومیسی کی زبان میں لپیٹنے کی حتی الوسع کوشش نہیں کی۔ صحیح یا غلط جو کچھ بھی کیا، کھلے بندوں کیا اور بہت سے معاملات جو ان سے پہلے مصلحتوں کے پردوں میں ''صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں'' کی کیفیت سے دوچار تھے، ان کے دورِ اقتدار میں اوپن ہو گئے ہیں۔

پاکستانی سیاست کی امریکی مفادات کے ساتھ وابستگی کا آغاز قیامِ پاکستان کے بعد سے ہی ہو گیا تھا، بلکہ بعض دانش وروں کے خیال میں اس کی منصوبہ بندی پاکستان کے وجود میں آنے سے بھی پہلے کر لی گئی تھی، لیکن بہت مدت تک یہ وابستگی ''ریموٹ کنٹرولڈ'' رہی اور اس کے اتار چڑھاؤ سے کماحقہ واقفیت باشعور سیاسی حلقوں کے دائرے میں گردش کرتی رہی، لیکن اسے جنرل پرویز مشرف کے دورِ اقتدار کا کمال کہیے، نائن الیون کے سانحہ کا نتیجہ گردانیے یا ہر معاملہ کی تہہ تک میڈیا کی رسائی کا کرشمہ قرار دیجیے کہ سارے حجابات درمیان سے اٹھ گئے ہیں اور اب تک درپردہ طے پانے والے معاملات اب ''اوپن تھیٹر'' کی صورت میں ملک کے ہر شہری کو سامنے دکھائی دینے لگے ہیں۔ صدر محمد ایوب خان مرحوم کے دورِ اقتدار میں ان کے بھائی اور اس وقت کی قومی اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف سردار بہادر خان مرحوم نے جب ایک موقع پر قومی اسمبلی کے فلور پر یہ کہا کہ پاکستان میں کوئی حکومت بھی امریکہ کی مرضی کے بغیر تبدیل یا قائم نہیں ہوتی تو میرے جیسے سیاسی کارکنوں کو اس وقت بہت تعجب ہوا تھا، لیکن آج قومی سیاست میں کوئی ہلکی سی ہلچل دیکھ کر بھی ملک کے ایک عام شہری کی نظر بے ساختہ واشنگٹن کے ایوانوں کی طرف اٹھ جاتی ہے کہ وہاں کا سیاسی موسم کیا ہے اور ہواؤں کا رخ کدھر کو ہے۔

جنرل پرویز مشرف کے دور میں بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے، متعدد سانحات پیش آئے اور قومی اور بین الاقوامی سطح پر انھیں مختلف چیلنجز کا سامنا رہا، لیکن وہ اپنے مشن اور پروگرام پر پوری جرأت اور حوصلہ مندی کے ساتھ قائم رہے۔ میاں محمد نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کی جلاوطنی کا معاملہ ہو، نائن الیون کا سانحہ ہو، افغانستان پر امریکی اتحاد کی فوج کشی کا المیہ ہو، ملک میں دینی قوتوں کو کارنر کرنے کا محاذ ہو، عدالتِ عظمیٰ کا بحران ہو، لال

مسجد کی قیامت صغریٰ ہو، وزیرستان، سوات اور بلوچستان میں فوجی طاقت کا استعمال ہو، نواب اکبر بگٹی کا الم ناک قتل ہو، میاں محمد نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کی واپسی اور پھر بے نظیر بھٹو کی شہادت ہو، فروری ۲۰۰۸ء کے الیکشن میں جنرل پرویز مشرف کی حامی سیاسی جماعتوں کی واضح شکست ہو، الیکشن کے بعد سیاسی جماعتوں کا جنرل پرویز مشرف کے خلاف متحدہ محاذ ہو یا اس نوعیت کے دیگر سنگین قومی معاملات، ان سب میں جنرل پرویز مشرف نے ''کمانڈو'' کی حیثیت سے اپنی پیشہ ورانہ تربیت اور صلاحیتوں کا خوب استعمال کیا ہے اور اب جبکہ قومی سیاست کی بڑی جماعتوں، عدلیہ، میڈیا اور دینی قوتوں سمیت ہر جانب سے انھیں مخالفانہ یلغار کا سامنا ہے، انتخابات کے نتیجے میں برسر اقتدار آنے والی جماعتوں کی طرف سے ان کے آئینی اور قانونی صدر ہونے کے بارے میں تحفظات کا کھلم کھلا اظہار کیا جا رہا ہے اور ان پر مستعفی ہونے کے لیے دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے، وہ ایک ''کمانڈو'' کے طور پر ان سب کا سامنا کر رہے ہیں اور پوری طرح ایکشن میں نظر آتے ہیں۔

یہ ان کی ''کمانڈو'' تربیت کا کمال ہے یا ان کے مضبوط کھونٹے (امریکہ اور فوج) کا کرشمہ کہ وہ آج بھی خود کو منتخب اور آئینی صدر قرار دیتے ہوئے نہ صرف اپنی صدارتی مدت پوری کرنے کے عزم پر قائم ہیں بلکہ اپنے تمام تر اختیارات کے دفاع اور اپنے ایجنڈے میں مزید پیش رفت کے لیے بھی مستعد ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف پوری قوم کھڑی ہے اور دوسری طرف چند ساتھیوں کے ساتھ صدر پرویز مشرف مورچہ زن ہیں اور دیکھنے والوں کو ابھی تک یہ تاثر نہیں مل رہا کہ وہ اپنے موقف، پوزیشن اور ایجنڈے سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ ان گزارشات کی اشاعت تک حالات خدا جانے کیا رخ اختیار کرتے ہیں، مگر تادم تحریر صورت احوال یہی ہے اور اسی تناظر میں یہ سطور قلم بند کی جا رہی ہیں۔

جنرل مشرف کی پالیسیوں اور ایجنڈے پر بحث کا آغاز ان کا دورِ اقتدار شروع ہوتے ہی ہو گیا تھا جو نہ صرف ان کے اقتدار پر فائز رہنے تک جاری رہے گا بلکہ اس کے بعد بھی ان کے مثبت اور منفی اثرات و نتائج پر مدتوں مباحثے ہوتے رہیں گے۔ ایک دینی کارکن اور اس کے ساتھ ایک صحافی اور کالم نگار کے طور پر میں نے بھی جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں، اقدامات، ایجنڈے اور اہداف کے حوالے سے مسلسل لکھا ہے اور بہت کچھ لکھا ہے جو روزنامہ پاکستان، روزنامہ اسلام، ماہنامہ الشریعہ اور دیگر جرائد میں شائع ہوتا رہا ہے۔ عزیزم حافظ محمد عمار خان ناصر نے اس سلسلے میں میری تحریروں کا زیر نظر مجموعہ مرتب کر کے انھیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حفاظت کا بھی اہتمام کر دیا ہے۔ خدا کرے ہماری یہ کوشش قومی سیاست میں مثبت رجحانات کے فروغ اور اسلامی اقدار و روایات کی نمائندگی اور پاسداری میں مفید ثابت ہو۔ آمین یا الہ العالمین

ابو عمار زاہد الراشدی

۲۴ مئی ۲۰۰۸ء